اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
اللہ اکبر
روزنامہ الفضل قادیان
THE DAILY
ALFAZL QADIAN.
ٹیلیفون نمبر ۹۱
شرح چندہ پیشگی
قیمت فی پرچہ ایک آنہ
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵
تار کا پتہ الفضل قادیان
جلد ۲۶ | ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۳۱ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹- مئی حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو معدہ میں درد کی شکایت ہے- البتہ اسہال کی تکلیف نسبتاً کم ہے- احباب حضرت ممدوحہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں :۔

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم-اے ناظر اعلےٰ کی اہلیہ صاحبہ چند روز سے پھر سخت بیمار ہیں- احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں :۔

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ لکھی جاتی ہے- کہ مولوی محمد یعقوب صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کی ہمشیرہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت جناب مولوی فخر الدین صاحب پنشنر سکرٹری امانت فنڈ تحریک جدید جو ایک عرصہ سے بعارضہ اسہال بیمار تھی- ۲۷ مئی بعمر ۲۳- سال وفات پاگئی- انا للہ وانا الیہ راجعون- کل حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی- احباب دعا کے مغفرت کریں- مرحومہ مخلص احمدی- اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت رکھنے والی لڑکی تھی- ہمیں مولوی صاحب اور ان کے خاندان سے اس صدمہ میں ہمدردی ہے :۔

کل بعد نماز مغرب مسجد محلہ دار الفضل میں بصدارت چودھری غلام حسین صاحب نیشنل لیگ کور کا جلسہ ہوا- جس میں کئی نوجوانوں نے تقریریں کیں- اور احباب کو کور میں داخل ہونے کی طرف توجہ دلائی :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انجیل نفوس انسانیہ کی تکمیل نہیں کرسکتی

"ہماری روحانی زندگی کی طرز ہماری جسمانی زندگی کی طرز سے نہایت مشابہ ہے- ہم دیکھتے ہیں- کہ ہر جگہ ایک ہی مزاج اور طبیعت کی اغذیہ اور ادویہ پر زور مارنے سے ہماری صحت سنبھال نہیں رہ سکتی- اگر ہم دس یا بیس روز متواتر ٹھنڈی چیزوں کے کھانے پر ہی زور دیں- اور گرم غذاؤں کا کھانا حرام کی طرح اپنے نفس پر کردیں- تو ہم جلد تر کسی سرد بیماری میں جیسے فالج اور لقوہ اور رعشہ اور صرع وغیرہ میں مبتلا ہو جائیں گے- اور ایسا ہی اگر ہم متواتر گرم غذاؤں پر زور دیں- یہاں تک کہ پانی بھی گرم کرکے ہی پیا کریں- تو بلاشبہ کسی مرض حار میں گرفتار ہو جائینگے- سوچکر دیکھ لو- کہ ہم اپنے جسمانی تمدن میں کیسے گرم اور سرد اور نرم اور سخت اور حرکت اور سکون کی رعایت رکھتے ہیں- اور کیسی یہ رعایت ہماری صحت بدنی کے لئے ضروری ٹھہری ہوئی ہے- پس یہی قاعدہ صحت روحانی کے لئے برتنا چاہیئے- خدا نے کسی بُری قوت کو ہمیں نہیں دیا- اور درحقیقت کوئی بھی قوت بُری نہیں- صرف اس کی بد استعمالی بُری ہے- مثلاً تم دیکھتے ہو- کہ حسد نہایت بُری چیز ہے- لیکن اگر ہم اس قوت کو بُرے طور پر استعمال نہ کریں- تو یہ صرف اس رشک کے رنگ میں آجاتی ہے- جس کو عربی میں غبطہ کہتے ہیں- یعنے کسی کی اچھی حالت دیکھ کر خواہش کرنا کہ میری بھی اچھی حالت ہو جائے- اور یہ خصلت اخلاق فاضلہ میں سے ہے- اسی طرح تمام اخلاق ذمیمہ کا حال ہے- کہ وہ ہماری ہی بد استعمالی یا افراط اور تفریط سے بدنما ہو جاتی ہیں- اور موقعہ پر استعمال کرنے اور حد اعتدال پر لانے سے وہی اخلاق ذمیمہ اخلاق فاضلہ کہلاتے ہیں- پس یہ کس قدر غلطی ہے- کہ انسانیت کے درخت کی تمام ضروری شاخیں کاٹ کر صرف ایک ہی شاخ صبر اور عفو پر زور دیا جائے- اسی وجہ سے یہ تعلیم چل نہیں سکی- اور آخر عیسائی سلاطین کو جرائم پیشہ کی سزا کے لئے قوانین اپنی طرف سے طیار کرنے پڑے- غرض انجیل موجودہ ہرگز نفوس انسانیہ کی تکمیل نہیں کرسکتی- اور جس طرح آفتاب کے نکلنے سے ستارے مضمحل ہوتے جاتے ہیں- یہاں تک کہ آنکھوں سے غائب ہو جاتے ہیں- یہی حالت انجیل کی قرآن شریف کے مقابل پر ہے- پس یہ بات نہایت قابل شرم ہے- کہ یہ دعوےٰ کیا جائے- کہ انجیل کی تعلیم بھی ایک آسمانی نشان ہے"

(کتاب البریہ صفحہ ۳۴)

آنریبل ڈاکٹر چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے

شکریہ احباب

میری والدہ صاحبہ کی وفات پر کثرت سے احباب کی طرف سے تاروں اور خطوط کے ذریعہ افسوس اور ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور یہ اظہار ایسے اخلاص اور محبت کے ساتھ کیا گیا ہے کہ میرا دل تو یہی چاہتا تھا۔ کہ ہر ایک دوست کی خدمت میں فرداً فرداً شکریہ کا خط لکھوں اور دعا کی درخواست کروں۔ لیکن میں بوجہ عدیم الفرصتی اس خواہش کے پورا کرنے سے قاصر ہوں۔ اور مجھے پھر انگلستان کا سفر ابھی درپیش ہے۔ اندریں حالات میں اس عریضہ کے ذریعہ تمام ان دوستوں کا جنہوں نے میرے ساتھ اور میرے بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ والدہ صاحبہ مرحومہ کی مغفرت اور علو درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کیونکہ ہمارے لئے والدہ صاحبہ کی وفات کا یہ پہلو خصوصاً زیادہ تکلیف دہ ہے کہ ہم ان کی مسلسل دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ خاکسار۔ ظفر اللہ خان

خلافت جوبلی فنڈ میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور ان کے خاندان کا گرانقدر اضافہ

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے پہلے خلافت جوبلی فنڈ میں ساڑھے سات ہزار روپیہ چندہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ لیکن اب انہوں نے اس میں ڈیڑھ ہزار روپیہ کا مزید اضافہ فرما کر کل رقم نو ہزار روپیہ کر دی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اس میں سے اب تک چوہدری صاحب موصوف کی طرف سے ۴۰۰۰/- روپیہ وصول بھی ہو چکا ہے۔

اگر چوہدری صاحب موصوف کے خاندان کے مندرجہ ذیل ممبران کے وعدے بھی شامل کر لئے جائیں۔ تو اس چندہ کی میزان گیارہ ہزار روپے تک پہنچ جاتی ہے۔

(۱) والدہ صاحبہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ۵۰۰/۰
(۲) بیگم صاحبہ " " " " ۵۰۰/۰
(۳) چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر برادر چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب ۱۰۰۰/۰

فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔
آپکے خاندان کے باقی ممبران کے وعدوں کا ابھی انتظار ہے۔ ناظر بیت المال

جماعت احمدیہ لیگوس کی کامیابی کیلئے درخواست دعا

جماعت احمدیہ لیگوس (افریقہ) کا ایک اہم مقدمہ مخالفین کے ساتھ سرکاری عدالت میں چل رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالے اس میں جماعت احمدیہ کو کامیابی عطا فرمائے۔ اور مخالفین کو اپنے منصوبوں میں خائب و خاسر کرے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۱ مئی ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

537 Amina D/o Yaa Mensah Gold Coast Africa
538 Abdullah S/o Suleman Yaw Banin Gold Coast Africa.
539 Suleman S/o Kojo Aborgi "
540 Mohammad S/o Qasim "
541 Fatima D/o Kobina Ayiha "
542 Bakr Sahib. "
543 Salamat D/o Kwekwupoah "
544 Saeed S/o Mattam Yahya "
545 Maryam D/o Kweku Julba Gold Coast Africa
546 Mohammad S/o Yasaf "
547 Dawood Sahib "
548 Hawa D/o Kwamin Apyirimpong "
549 Hawa D/o Kobina Otahik "
550 Fatima D/o Opaku "
551 Maryam D/o Kweku Abuadwew "
552 Hawa D/o K. A. Adro
553 Alisa " Yaw N'Kruner "
554 Hawa " Kojo Fosu "
555 Jibraeel Sahib "
556 Zainab Sahibah "
557 Usman Sahib "

چوک نیلہ گنبد لاہور میں تبلیغی جلسہ

۲۲ مئی ۱۹۳۸ء بروز اتوار ۸ بجے شام چوک نیلہ گنبد میں زیر صدارت چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے حقیقت اسلام کے موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ تک پر از معارف تقریر کی۔ پھر ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر گجرات نے "مسلمانوں کے فرقہ وارانہ اختلاف اور ان کا حل" کے موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی [illegible] خاکسار غلام رسول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

خلافت جوبلی فنڈ اور اہل قادیان کی مخلصانہ قربانی

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے صدر کمیٹی خلافت جوبلی فنڈ۔ قادیان

خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق اہل قادیان نے ابتداء میں پچیس ۲۵ ہزار روپے کا وعدہ کیا تھا۔ جس میں سے خاکسار نے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے دس ہزار روپیہ جمع کرنے پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ الحمد للہ کہ قادیان کے دوستوں نے اس تحریک میں توقع سے بڑھ کر شوق و اخلاص کا نمونہ دکھایا ہے۔ چنانچہ کمیٹی خلافت جوبلی فنڈ قادیان نے خدا کے فضل اور جماعت کے اخلاص پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے پچیس ہزار کے وعدہ کو بڑھا کر تیس ہزار کر دیا ہے جو گویا اس فنڈ کی مجموعی رقم کا دسواں حصہ ہے۔ اور قادیان کے دوست جس شوق کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔ اسے دیکھتے ہوئے یہ امید کرنا بعید از قیاس نہیں۔ کہ اگر خدا کا فضل شامل رہے تو شائد مرکزی جماعت اپنے تیس ہزار کے وعدے سے بھی کچھ زیادہ رقم جمع کرے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دس ہزار کی رقم کو بڑھا کر ساڑھے بارہ ہزار کر دیا ہے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ قادیان سے بھی دو ہزار کی توقع کی جاتی ہے۔ فجزاھم اللہ خیراً و کان اللہ معھم۔

قادیان کے مختلف محلوں کے پریذیڈنٹ صاحبان بڑے شوق اور اخلاص کے ساتھ اس تحریک کو کامیاب بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور جو رپورٹیں مجھے ان کی طرف سے موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے۔ کہ خدا کے فضل سے اہل قادیان نے اس تحریک کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ اور اس کے مطابق اپنی کمر ہمت کو کسکر ہر قربانی کے لئے تیار نظر آتے ہیں۔ چنانچہ قادیان کے ایک غریب دوست کے متعلق مجھے رپورٹ ملی ہے۔ کہ انہوں نے ایک زمین کا ٹکڑا جس کی قیمت قریباً تین سو روپیہ ہے اس چندہ میں پیش کر دیا ہے۔ حالانکہ مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ دوست بالکل بیکار ہیں۔ اور کوئی ماہوار آمد نہیں رکھتے۔ اور غالباً چندہ عام کی شرکت سے بھی عموماً محروم رہتے ہیں۔ مگر اس تحریک میں انہوں نے اپنی اڑھائی۔ تین سو روپے کی زمین بخوشی پیش کر دی ہے۔

اسی طرح ایک اور بزرگ جنہوں نے پہلے اس تحریک کو ایک عام تحریک خیال کرتے ہوئے صرف حصول ثواب کی غرض سے پانچ روپیہ چندہ لکھایا تھا جب ان پر اس تحریک کی اہمیت ظاہر ہوئی۔ تو انہوں نے پانچ روپے کی بجائے پانچ سو روپیہ چندہ لکھایا حالانکہ ان کی ماہوار آمد صرف دو سو روپیہ ہے۔

اسی طرح ایک اور دوست نے ابتداء میں صرف پچیس روپے چندہ لکھایا تھا۔ لیکن جب قادیان کی کمیٹی کے قیام کے بعد ان پر اس تحریک کی غرض و غایت اور اہمیت ظاہر ہو گئی۔ تو انہوں نے اپنے چندہ کو بڑھا کر تین سو کر دیا اور بعد میں شائد اس سے بھی زیادہ کر دیں۔ اسی قسم کی بہت سی مثالیں قادیان کے قریباً ہر محلہ میں پائی جاتی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ تخت گاہ رسول کے حاشیہ نشین خدائی نعمت کی شکر گزاری میں کسی دوسرے سے پیچھے نہیں۔ ہم نے قادیان کے ہر محلہ کے ذمہ اس کے سالانہ بجٹ کو سامنے رکھ کر اس سے کم و بیش ڈیوڑھی رقم لگا دی تھی۔ جو پریذیڈنٹ صاحبان کے مشورہ سے لگائی گئی تھی۔ لیکن جب یہ رقم اہل محلہ کے سامنے پیش ہوئی۔ تو قریباً سب محلہ والوں نے اتفاق رائے کے ساتھ اس سے زیادہ رقم مہیا کرنے کی آمادگی ظاہر کی۔ جو بعض صورتوں میں ہماری مشورہ کردہ رقم سے ڈیڑھ گنی۔ اور اصل سالانہ بجٹ کی رقم سے اڑھائی تین گنی تک پہنچتی ہے۔ اخلاص کا یہ قابل قدر نمونہ یقیناً نہایت خوشکن اور ایمان افروز ہے۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے بھائیوں کے ایمان و اخلاص میں اس سے بھی بڑھ کر برکت عطا کرے اور دوسروں کو بھی ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق دے کیونکہ ایک نیک اور صالح عمل کا یہی بہترین ثمرہ ہے۔

میں اس موقعہ پر اپنے دوستوں کو پھر یہ بات یاد دلانا چاہتا ہوں۔ کہ خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک کوئی معمولی تحریک نہیں ہے۔ بلکہ جس صورت اور جن حالات میں وہ جماعت کے سامنے آئی ہے۔ ان کے ماتحت وہ:-

اوّل جماعت کے اس اخلاص و ایمان کا امتحان ہے۔ جو اس کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق قائم ہے۔ جن کے دعوے پر آج پچاس سال۔ ہاں کامیابی و کامرانی کے پچاس سال پورے ہو رہے ہیں۔

دوم وہ جماعت کی اس محبت و وفاداری کا بھی امتحان ہے۔ جو اسے خلافت جیسی عظیم الشان نعمت کے ساتھ حاصل ہے۔ جس کے موجودہ دور پر عنقریب پچیس سال پورے ہونے والے ہیں۔

سوم۔ وہ ایک حقیر مالی شکرانہ ہے۔ جو سلسلہ کے قیام پر پچاس سال اور موجودہ خلافت کے قیام پر پچیس سال پورے ہونے پر خدا کے حضور پیش کیا جا رہا ہے۔

چہارم۔ وہ اس قلبی عہد کا عملی اظہار ہے۔ کہ جو ذمہ داریاں سلسلہ کے قیام کے ساتھ ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہیں ہم انہیں بیش از بیش شوق و قربانی کے ساتھ اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔

پنجم۔ وہ اس قومی غیرت کا بھی امتحان ہے۔ کہ جب خدا کی ایک جماعت کسی بوجھ کے اٹھانے کی ذمہ داری لیتی ہے۔ اور دوست و دشمن میں اس ذمہ واری کا اعلان کرتی ہے۔ تو پھر دنیا کی کوئی مشکل اسے اس رستہ سے ہٹا نہیں سکتی۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے بیرونی دوست بھی اسی شوق و ذوق کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیں گے۔ جس سے کہ قادیان کے غریب اصحاب الصفہ حصہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ اور اپنی رضا کے رستوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیصلہ

کہ

توریہ اعلیٰ درجہ کے تقویٰ کے خلاف ہے

اس امر کی صراحت کے بعد کہ اسلامی تعلیم کی رو سے ایک مومن کے لئے کسی حالت میں بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر اس حدیث کا کیا مفہوم ہے جس میں کذب بیانی کے سلسلہ میں تین مستثنیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر اس جگہ کذب سے مراد جھوٹ ہی ہو تو یہ حدیث اسلامی بینات کے خلاف ہونے کی وجہ سے قطعاً ناقابل قبول سمجھی جائے گی۔ لیکن اگر کذب سے مراد کچھ اور ہو۔ تو پھر اس حدیث کی کوئی تاویل ہوگی۔

امت محمدیہ کے علماء نے تحقیق و تدقیق کے بعد متفقہ طور پر بیان کیا ہے کہ اس جگہ کذب سے مراد جھوٹ نہیں بلکہ توریہ ہے۔ چنانچہ (۱) فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۲۲۰ پر لکھا ہے۔ وقال آخرون لایجوز الکذب فی شیئٍ مطلقاً وحملوا الکذب المواد من التوریۃ والتعریض کما یقول للظالم دعوت لک امس وھو یرید قولہ اللھم اغفر المسلمین و یعد امراتہٗ بعطیۃ شیئٍ ویرید ان قدر اللہ ذالک وان یظھر من نفسہ قوۃ۔

۲۔ عینی جلد ۶ صفحہ ۳۰۴ پر لکھا ہے۔ ما جاء فی ھٰذا انما ھو علی التوریۃ وطریق المعاریض تقول للظالم فلان یدعوا لک وتنوی قولہٗ اللھم اغفر لجمیع المسلمین ویعد زوجتہٗ وبنتہٗ ویرید فی ذالک ان قدر اللہ تعالیٰ او الیٰ مدۃٍ وکذالک الاصلاح بین الناس

۳۔ قسطلانی جلد ۴ صفحہ ۵۰۰ پر لکھا ہے
ومنعہٗ بعضھم مطلقاً وحملوا المذکور ھنا علی التوریۃ پھر لکھا ہے
قال المھلب وانما اطلق علیہ السلام للمصلح بین الناس ان یقول ما علم من الخیر بین الفریقین و یسکت عما سمع من الشر بینھم لا انہ یخبر بالشیٔ علیٰ خلاف ماھو علیہ۔

۴۔ شرح الابی الامام ابی عبداللہ محمد بن خلفۃ الوشتانی الابی المالکی (شرح صحیح مسلم جلد ۷ صفحہ ۴۸) پھر لکھتے ہیں:۔
قال الطبری وغیرہ لایجوز فیھا التصریح بالکذب وانما یجوز فیھا التوریۃ بالمعاریض وتاوّل ھٰذہ الاحادیث علیٰ ذالک قال مثل ان یعد زوجتہ ان یفعل لھا ویحسن لھا ونیتہٗ۔ اِن قدر اللہ تعالیٰ ویاتیھا فی ھٰذا بلفظٍ محتملٍ ومشترکۃٍ تفھم من ذالک مایطیبُ قلبھا وکذالک فی الاصلاح بین الناس ینقل لھٰؤلاءِ عن ھٰؤلاءِ الکلام المتحسن والعذر المحتمل وکذالک فی الحرب مثل ان یقول لعدوّہٖ انحل حزام سرجک ویرید فیما مضیٰ ویقول بجیشٍ عدوّہٖ مات امامکم لیذعر قلوبھم ویعنی النوم۔ او یقول لھم غداً یاتینا مددٌ و قد اعد قوماً من عسکرہٖ لیاتوا فی صورۃ المدد ویعنی بالمدد الطعام فھٰذا من الخدع الجائز والمعاریض المباحۃ۔

۵۔ نہایہ لابن اثیر جلد ۴ صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے۔
وفیہ لایصلح الکذب الاّ فی ثلاثٍ قیل اراد بہٖ معاریض الکلام الذی ھو کذبٌ من حیث یظنّہ السامع و صدقٌ من حیث یقولہٗ القائل کقولہ ان فی المعاریض لمندوحۃ عن الکذب

۶۔ علامہ نووی فرماتے ہیں
الظاھر اباحۃ حقیقۃ الکذب من الامور الثلاثۃ لکن التعریض اولیٰ۔ (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۱۱۲)

۷۔ قال ابن بطال سألت بعض شیوخی عن معنیٰ ھٰذا الحدیث فقال الکذب المباح فی الحرب مایکون من المعاریض لا التصریح بالتامین (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۱۱۲)

(۸) السراج الوھاج من کشف مطالب صحیح مسلم بن الحجاج جلد اول صفحہ ۵۱۲ پر لکھا ہے:۔
وقال آخرون منھم الطبری لایجوز الکذب فی شیئٍ اصلاً قالوا وماجاء من الاباحۃ فی ھٰذا المراد بہ التوریۃ واستعمال المعاریض لاصریح الکذب

۹۔ لسان العرب میں لکھا ہے۔
وفی الحدیث لایصلح الکذب الاّ فی ثلاثٍ قیل اراد بہ معاریض الکلام الذی ھو کذب من حیث یظنّہ السامع وصدق من حیث یقولہ القائل کقولہٖ ان فی المعاریض لمندوحۃً عن الکذب (جلد ۲ صفحہ ۲۰۴)

۱۰۔ تاج العروس میں لکھا ہے:۔
وفی طبقات الحنفیۃ للشیخ قاسم قال ابن الانباری ان الکذب ینقسم الیٰ خمسۃ اقسام .... الثانی ان یقول قولاً یشبہ الکذب ولا یقصد بہ الا الحق ومنہ حدیث کذب ابراھیم ثلاث کذبات ای قال قولاً یشبہ الکذب وھو صادقٌ فی الثلاث (جلد ۱ صفحہ ۴۵۱)

(۱۱) مجمع البحار میں لکھا ہے۔ وفیہ لا یصلح الکذب الا فی ثلاثٍ قیل المراد المعاریض الذی ھو کذبٌ من حیث یظنہ السامع وصدق من حیث یقولہ القائل (جلد ۳ صفحہ ۲۰۳)

ان تمام حوالجات کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ کذب صریح اسلام میں ہرگز جائز نہیں۔ البتہ توریہ کی ان تین موقعوں پر اسلام نے اجازت دی ہے۔ اور توریہ یہ ہوتا ہے۔ کہ فتنہ کے خوف سے ایک بات چھپانے کے لئے یا کسی اور مصلحت کے ماتحت۔ ایک راز کی بات مخفی رکھنے کے لئے ایسی مثالوں اور پیراؤں میں بات بیان کی جائے کہ عقلمند تو اس بات کو سمجھ جائے مگر نادان کی سمجھ میں نہ آئے اور اسکا خیال دوسری طرف چلا جائے جو متکلم کا مقصود ہے۔ اور غور کرنے کے بعد معلوم ہو کہ جو کچھ متکلم نے کہا ہے۔ وہ بھی جھوٹ نہیں بلکہ حق محض ہے۔ جیسے کسی ظالم شخص سے کہا جائے۔ کہ فلاں تمہارے لئے دعا مانگتا تھا۔ اور مراد اس سے ہو۔ کہ اس نے کہا تھا۔ اللھم اغفر لجمیع المسلمین اے خدا سب مسلمانوں کو بخشدے۔ یا اپنی بیوی سے کسی چیز کا وعدہ کیا جائے۔ اور مراد یہ ہو۔ کہ جب مجھے طاقت ہوگی۔ پورا کردوں گا۔ یہ وہ صورت ہے۔ جس کی اسلام نے علماء سلف کے اقوال کے مطابق اجازت دی ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں ان معنوں کو قبول کیا ہے۔ وہاں بالتصریح یہ ارشاد بھی فرمایا ہے۔ کہ توریہ اعلیٰ درجہ کے تقویٰ کے بالکل خلاف ہے۔ اور بہرحال کھلی کھلی سچائی بہتر ہے۔ خواہ انسان اس کی وجہ سے قتل کر دیا جائے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک عیسائی کے اعتراض کے جواب میں اپنی تصنیف نور القرآن میں تحریر فرماتے ہیں۔

"بعض احادیث میں توریہ کے جواز کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور اسی کو نفرت دلانے کی غرض سے کذب کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ مگر حقیقی کذب اسلام میں پلید اور حرام اور شرک کے برابر ہے۔ مگر توریہ جو درحقیقت کذب نہیں گو کذب کے رنگ میں ہے۔ اضطرار کے وقت عوام کے واسطے اس کا جواز حدیث سے پایا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی افضل وہی ہیں۔ جو توریہ سے بھی پرہیز کریں۔ اور توریہ اسلامی اصطلاح میں اسے کہتے ہیں۔ کہ فتنہ کے خوف سے ایک بات چھپانے کے لئے یا کسی اور مصلحت پر ایک راز کی بات مخفی رکھنے کی غرض سے ایسی مثالوں اور پیرایوں میں اس کو بیان کیا جائے۔ کہ عقلمند تو اس بات کو سمجھ جائے۔ اور نادان کی سمجھ میں نہ آسکے۔ اور اس کا خیال دوسری طرف چلا جائے۔ جو متکلم کا مقصود نہیں۔ اور غور کرنے کے بعد معلوم ہو۔ کہ جو کچھ متکلم نے کہا ہے۔ وہ جھوٹ نہیں۔ بلکہ حق محض ہے۔ اور کچھ بھی کذب کی اس میں آمیزش نہ ہو۔ اور نہ دل نے ایک ذرہ بھی کذب کی طرف میل کیا ہو۔ مگر توریہ اعلےٰ درجہ کے تقوےٰ کے برخلاف ہے۔ اور بہرحال کھلی کھلی سچائی بہتر ہے۔ اگرچہ اس کی وجہ سے قتل کیا جائے۔ اور جلایا جائے۔ مگر یہ توریہ یسوع صاحب کے کلام میں بہت پایا جاتا ہے۔ اگر توریہ کذب ہے۔ تو یسوع سے زیادہ دنیا میں کوئی کذاب نہیں گزرا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ چھپا چھپا کر باتیں کیا کرتا تھا۔ اور اس کی باتوں میں دورنگی پائی جاتی تھی"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے حکم و عدل ہیں۔ اس لئے آپ کا فیصلہ قطعی اور ناطق ہے۔ اور اس سے یہ بات پوری وضاحت سے ثابت ہوتی ہے۔ کہ توریہ گو عوام کے لئے اضطرار کے وقت جائز ہے مگر اعلےٰ درجہ کے تقوےٰ کے بالکل خلاف ہے اور بہرحال کھلی کھلی سچائی بہتر ہے۔ پس مبارک ہیں وہ جو کسی ایک لمحہ کے لئے بھی تقوےٰ کا دامن چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "مصلح موعود" کے متعلق

۲

ملک عبدالرحمن صاحب خادم ۔ بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی ۔ پلیڈر گجرات نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء پر جو تقریر کی ۔ اس کی دوسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے

مصلح موعود کی مزید صفات

یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیدائش کے لئے ۹ سال کی میعاد الہام الٰہی سے مقرر فرمائی تھی۔ اب علاوہ اُن صفات اور اسماء کے جن کا ذکر اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء و اشتہار ۸ ۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں ہے۔ مصلح موعود کی بعض اور صفات معہ مزید تفصیلات کے بیان کی جاتی ہیں۔

"سب ضرورتوں کو خدا تعالےٰ نے پورا کر دیا تھا۔ اولاد بھی عطا کی۔ اور ان میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہو گا۔ بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا جس کا نام محمود احمد ہو گا۔ اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا" (تتمہ اشتہار ۱۰ ۔ جولائی ۱۸۸۸ء)

اس عبارت میں حضرت اقدس نے دو بیٹوں کا ذکر فرمایا ہے۔ اول الذکر لڑکا تو ۱۰ ۔ جولائی ۱۸۸۸ء تک عطا شدہ "اولاد" میں سے تھا۔ جس کو حضور نے "دین کا چراغ" قرار دیا ہے۔ اور اس کے بعد "قریب مدت" میں اولوالعزم "محمود" کا پیدا ہونا بیان فرمایا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ "دین کا چراغ" لڑکا بشیر اول تھا۔ جو نومبر ۱۸۸۸ء میں فوت ہوا جیسا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وفات کے بعد تحریر فرماتے ہیں:۔

"الہامی بزرگیاں پسر متوفی (بشیر اول) کی ظاہر ہوئی ہیں۔ اور اس کا نام بشیر اور بشیر اور نور اللہ و صیب اور چراغ دین وغیرہ اسماء مشتمل بر کاملیت ذاتی اور روشنی فطرت کے رکھے گئے ہیں" (سبز اشتہار صفحہ ۸ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

یہ عبارت پہلی عبارت سے بعد کی ہے۔ گو پہلی عبارت کے اندر یہ بات موجود ہے۔ کہ دین کا چراغ لڑکا اس اولاد میں سے ہے۔ جو تاریخ تحریر اشتہار ۱۰ ۔ جولائی ۱۸۸۸ء تک پیدا ہو چکی تھی۔ جیسا کہ حضور کے فقرہ "اولاد بھی عطا کی۔ اور ان میں سے وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہو گا" سے ظاہر ہے۔ مگر بعدہٗ سبز اشتہار صفحہ ۸ کی عبارت میں صاف طور پر فرما دیا۔ کہ "دین کا چراغ" لڑکا بشیر اول ہی تھا۔ جو فوت ہو گیا ہے۔

۱۰ ۔ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اولوالعزم محمود کی پیدائش کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے۔ کہ وہ "قریب مدت" میں پیدا ہو گا۔ اور وہی "مصلح موعود" ہو گا۔ مخالف کہہ سکتا ہے۔ کہ اشتہار ۱۰ ۔ جولائی ۱۸۸۸ء کی عبارت میں یہ تو ضرور لکھا ہے۔ کہ ایک لڑکا قریب مدت میں پیدا ہو گا۔ جس کا نام محمود احمد ہو گا۔ اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا" لیکن یہ کیسے معلوم ہوا کہ محمود احمد ہی "مصلح موعود" بھی ہو گا۔ یا یہ کہ یہ لڑکا جس کے پیدا ہونے کا ذکر اشتہار ۱۰ ۔ جولائی ۱۸۸۸ء میں ہے۔ درحقیقت وہی مصلح موعود ہے تو اس کا جواب خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی تحریرات میں موجود ہے۔ حضور سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

الف۔ "دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے" (سبز اشتہار صفحہ ۷ حاشیہ)

ب۔ "خدا تعالےٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ ۔ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے مجھ پر ظاہر کیا۔ کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا یخلق اللہ ما یشاء" (سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۱۷)

ان ہر دو عبارات میں کامل صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کہ محمود احمد ہی "دوسرا بشیر" ہے۔ اور اسی کا ذکر اشتہار ۱۰ ۔ جولائی ۱۸۸۸ء میں کیا ہے۔ اب اس بات کے ثبوت میں کہ "دوسرا بشیر" "مصلح موعود" کے سوا کوئی اور نہیں۔ نیز یہ کہ "دوسرا بشیر" وہی ہے۔ جس کی پیشگوئی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ہے۔ حضرت اقدس کی چند عبارات پیش کرتا ہوں:۔

ا۔ "خدا تعالےٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا۔ کہ ۲۰ ۔ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔ اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے۔ کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا۔ اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے" (سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ)

ب۔ "یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیئے۔ کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے۔ وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ "اس کے ساتھ فضل ہے کہ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا" پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے" (سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ ۔ ۱۸۸۸ء)

ان ہرچہار عبارات کے پڑھنے سے یہ امر روزِ روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء میں جس محمود احمد نام اولوالعزم فرزند کے "قریب مدت میں" پیدا ہونے کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ وہی "مصلح موعود" اور "بشیر ثانی" بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی بعض اور صفات کا ذکر اپنے مکتوب بنام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں بھی فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"ایک الہام میں اس دوسرے فرزند کا نام بھی بشیر رکھا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ یہ وہی بشیر ہے۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے جس کی نسبت فرمایا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ یخلق مایشاء۔ یہی حقیقت حال ہے۔ جو میں نے آپ کو لکھی وافوض امری الی اللہ واللہ بصیر بالعباد (الراقم خاکسار غلام احمد ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء)

مصلح موعود خلیفہ ثانی ہوگا

میں نے سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۲۱ کی ایک عبارت قبل ازیں پیش کی ہے۔ جس میں حضرت اقدس نے مصلح موعود کا ایک نام "فضل عمر" بھی بیان فرمایا ہے۔ جس سے "مصلح موعود" کا خلیفہ ثانی ہونا معلوم ہوتا ہے۔ مگر اسی سبز اشتہار میں ایک اور عبارت بھی ہے۔ جو سالہا سال سے اہل پیغام کے سامنے ہماری طرف سے پیش کی جا رہی ہے۔ مگر اہل پیغام اس کا جواب دینے سے قاصر اور عاجز ہیں۔ اس عبارت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد امکان نبوت و رسالت کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خلیفہ برحق ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔ جس سے کوئی انصاف پسند انسان بشرطیکہ وہ پیغامی نہ ہو۔ انکار نہیں کر سکتا۔ حضور فرماتے ہیں۔

"خدا تعالے کی انزال رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں۔ اول یہ کہ کوئی مصیبت اور غم و اندوہ نازل کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے .... دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و آئمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالے نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔ پس اول اس نے قسم اول کے انزال رحمت کے لئے بشیر (اول) کو بھیجا۔ تا "بشر الصابرین" کا سامان مومنوں کے لئے تیار کر کے اپنی بشیریت کا مفہوم پورا کرے .... اور دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالے دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اسکے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ مایشاء" (سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۱۵ تا ۱۷)

اس عبارت میں حضرت اقدس نے انزال رحمت کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ پہلی غم و مصیبت کے وقت میں صبر کرنے والے مومنوں پر۔ دوسری "ارسال مرسلین و نبیین و آئمہ و اولیاء و خلفاء"۔ حضرت فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالے نے فیصلہ فرما دیا ہے۔ کہ یہ دونوں قسم کی رحمتیں مومنوں کو حضرت اقدس کی اولاد کے ذریعہ سے ملیں۔ سو حضور کے بعض بچے فوت ہوئے جنکے باعث ابتلاء آیا۔ پس جو مومن ان ابتلاؤں کو برداشت کریں۔ وہ قسم اول کی رحمت کے مستحق ہوئے۔ اور رحمت کی دوسری قسم یعنی رسولوں۔ نبیوں۔ آئمہ۔ اولیا اور خلفاء کا دنیا میں ان لوگوں کو جو ان کے دامن کے ساتھ وابستہ ہوں۔ حقدار رحمت بنانا سو حضور فرماتے ہیں۔ کہ اسکی تکمیل کے لئے خدا تعالے دوسرا بشیر بھیجیگا... جس کا نام محمود بھی ہے"۔ پس اس عبارت سے کم از کم "خلافت محمود" ضرور ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت محمود کی آمد دنیا میں اس لئے ہے۔ کہ تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں۔ اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں"۔

میرے نزدیک تو اسی حصہ عبارت سے ہمارے اور اہل پیغام کے باہمی تنازعات کا قطعی فیصلہ ہو جاتا ہے۔ دیکھئے کس وضاحت سے اقتداء محمود کی برکات بیان فرمائی گئی ہیں۔ اور حضرت محمود کے نمونہ کو مومنوں کے لئے "اسوۂ حسنہ" قرار دیکر ہر نوع کے معترضین کو ساکت کیا گیا ہے۔ سچ ہے

بدگمانی نے تمہیں مجنون و اندھا کر دیا
ورنہ تھے میری صداقت پر براہین بیشمار
(المسیح الموعود)

مصلح موعود کب پیدا ہوگا؟

میں یہ امر وضاحت سے بیان کر چکا ہوں کہ مصلح موعود کی پیدائش کے لئے ۹ سال کی میعاد مقرر تھی۔ لیکن عجیب بات ہے۔ کہ الہامات الہیہ اور تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ کرنے سے اس سے بھی بڑھ کر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مصلح موعود کیلئے بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہونا مقدر تھا۔ جیسا کہ ان دلائل سے ظاہر ہے۔ جو میں پیش کرتا ہوں۔

دلیل اول

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں لکھا ہے

"اس (بشیر اول) کے ساتھ فضل (مصلح موعود) ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا۔"

اس الہامی عبارت میں "فضل" کو جو مصلح موعود کا دوسرا نام ہے۔ (دیکھو سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ) بشیر اول کے "ساتھ" قرار دیکر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ مصلح موعود کی آمد بشیر اول کے ساتھ ملحق یعنی بلافصل ہوگی۔

دلیل دوم

(الف) سبز اشتہار صفحہ ۲۱ حاشیہ میں لکھا ہے۔

"بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔ اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔

(ب) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے نام خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

"چونکہ اس پسر متوفی (بشیر اول) کو اس آنے والے فرزند (مصلح موعود) سے تعلقات شدید تھے۔ اور اس کے وجود کے لئے یہ بطور ارہاص تھا۔ اس لئے الہامی عبارت میں جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں درج تھی۔ ان دونوں کے ذکر کو ایسا مخلوط کیا گیا۔ کہ گویا ایک ہی ذکر ہے"۔

(مکتوب حضرت اقدس ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء)

ان ہر دو عبارات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشیر اول کو مصلح موعود کا "ارہاص" قرار دیا ہے۔ ارہاص پہلوں کے نشان کو کہتے ہیں۔ یعنی سڑک پر جسطرح ایک میل کا نشان دیکھنے سے اگلے میل کے نشان کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اسیطرح بشیر اول کی پیدائش دراصل مصلح موعود کی پیدائش کی نشانی تھی۔ حضرت اقدس نے ان عبارات میں وہ حکمت بھی بیان فرمائی ہے۔ جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بشیر اول اور مصلح موعود کے ذکر کو مخلوط کرنے میں تھی۔ جس کی طرف میں نے ابتداء تحریر میں اشارہ کیا تھا۔

گویا اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی عبارت میں بشیر اول کے ذکر کے بعد بلافصل جو مصلح موعود کا ذکر کیا گیا تھا اور وہ بھی ایسے مخلوط رنگ میں کہ بظاہر ایک ہی بیٹے کی پیدائش کا ذکر معلوم ہوتا تھا تو اسمیں حکمت یہی تھی۔ کہ تا معلوم ہو جائے کہ مصلح موعود کا آنا بشیر اول کے بعد بلافصل ہوگا۔ نیز اسلئے کہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے یا بھچ قسم کے دوسرے اصحاب الغرض اگر مصلح موعود کی آمد کو بشیر اول کی وفات سے تین سو سال بعد قرار دیں تو کوئی عقلمند انسان دھوکہ نہ کھا سکے۔

دلیل سوم

مکتوب ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ "کھل گیا کہ (بشیر اول) مصلح موعود نہ تھا۔ مگر مصلح موعود کا بشیر تھا"۔ کتنی واضح عبارت ہے۔ کیا کوئی انصاف پسند انسان اس فقرہ کے یہ معنی کر سکتا ہے۔ کہ بشیر اول کی وفات کے تین سو سال بعد مصلح موعود پیدا ہوگا۔ کیونکہ مصلح موعود کا بشیر اول بشیر تھا؟ اس فقرہ کے سوائے اسکے اور کوئی معنی ہو نہیں سکتے۔ کہ بشیر اول کے بعد بلافصل مصلح موعود پیدا ہونے والا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

دلیل چہارم

ضرور تھا۔ کہ اس (مصلح موعود) کا آنا معرض التوا میں رہتا جبتک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے۔ پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمت الہیہ نے اسکے قدموں

کے نیچے رکھے تھے۔" (سبز اشتہار ص۲۱ حاشیہ)

اس عبارت میں الفاظ "التواء" اور "جب تک" قابل غور ہیں۔ یعنی مصلح موعود کی پیدائش رُکی ہوئی تھی۔ اس وقت تک کہ بشیر اول فوت ہو۔ لفظ "التواء" سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیدائشِ مصلح موعود کا وقت بشیر اول کی پیدائش اور وفات کے قریب تھا۔ لیکن چونکہ اس کا آنا حکمت الٰہیہ نے "بشیر اول کے" قدموں کے نیچے" رکھا تھا۔ اس لئے اس کی پیدائش ملتوی رہی جب تک کہ بشیر اول پیدا ہو کر واپس اٹھایا جائے"۔

پس اس عبارت سے بھی ثابت ہوا کہ مصلح موعود کا بشیر اول کے بعد "بلافصل" اور "بلا توقف" پیدا ہونا ضروری تھا۔

دلیل پنجم

سبز اشتہار ص۱۵ تا ص۱۷ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اب ہم فائدہ عام کے لئے یہ بھی لکھنا مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ بشیر احمد کی موت ناگہانی طور پر نہیں ہوئی۔ بلکہ اللہ جل شانہ نے اس کی وفات سے پہلے اس عاجز کو اپنے الہامات کے ذریعہ سے پوری پوری بصیرت بخش دی تھی۔ کہ یہ لڑکا اپنا کام کر چکا ہے اور اب فوت ہو جائے گا۔ بلکہ جو الہامات اس پسر متوفی کی پیدائش کے دن میں ہوئے تھے۔ ان سے بھی اجمالی طور پر اس کی وفات کی نسبت بُو آتی تھی۔ اور مترشح ہوتا تھا۔ کہ وہ خلق اللہ کے لئے ایک ابتلاء عظیم کا موجب ہوگا جیسا کہ یہ الہام انا ارسلناہ شاھداً و مبشراً و نذیراً کصیّب من السماء فیہ ظلمات و رعد و برق کل شیٔ تحت قدمیہ۔ یعنی ہم نے اس بچے کو شاہد اور مبشر اور نذیر ہونے کی حالت میں بھیجا ہے۔ اور یہ اس بڑے مینہ کی مانند ہے۔ جس میں طرح طرح کی تاریکیاں ہوں۔ اور رعد اور برق بھی ہو۔ یہ سب چیزیں اس کے دونوں قدموں کے نیچے ہیں۔ یعنی اس کے قدم اٹھانے کے بعد جو اس کی موت سے مراد ہے ظہور میں آجائیں گی۔ سو تاریکیوں سے مراد آزمائش اور ابتلاء کی تاریکیاں تھیں جو لوگوں کو اس کی موت سے پیش آئیں اور ایسے سخت ابتلاء میں پڑ گئے۔ جو ظلمات کی طرح تھا۔ اور آیت کریمہ واذا اظلم علیھم قاموا کے مصداق ہو گئے۔ اور الہامی عبارت میں جیسا کہ ظلمت کے بعد رعد اور روشنی کا ذکر ہے۔ یعنی جیسا کہ اس عبارت کی ترتیب بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پسر متوفی کے قدم اٹھانے کے بعد پہلی ظلمت آئیگی۔ اور پھر رعد اور برق اسی ترتیب کے رو سے اس پیشگوئی کا پورا ہونا شروع ہوا۔ یعنی پہلے بشیر کی موت کی وجہ سے ابتلاء کی ظلمت وارد ہوئی۔ اور پھر اس کے بعد رعد اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے۔ اور جس طرح ظلمت ظہور میں آگئی اسی طرح یقیناً جاننا چاہیئے کہ کسی دن وہ رعد اور روشنی بھی ظہور میں آجائیگی جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جب وہ روشنی آئیگی تو ظلمت کے خیالات کو بالکل سینوں اور دلوں سے مٹا دیگی اور جو جو اعتراضات غافلوں اور مردہ دلوں کے منہ سے نکلے ہیں۔ ان کو نابود و ناپدید کر دے گی.... اب اگر ہمارے موافقین و مخالفین اسی الہام کے مضمون پر غور کریں اور دقتِ نظر سے دیکھیں تو یہی ظاہر کر رہا ہے۔ کہ اس ظلمت کے آنے کا پہلے سے جناب الٰہی میں ارادہ ہو چکا تھا۔ جو بذریعہ الہام بتلا یا گیا۔ اور صاف ظاہر کیا گیا۔ کہ ظلمت اور روشنی دونوں اس لڑکے کے قدموں کے نیچے ہیں۔ یعنی اس کے قدم اٹھانے کے بعد جو موت سے مراد ہے۔ ان کا آنا ضرور ہے۔

سو اے وے لوگو! جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا۔ حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو۔ کہ اس کے بعد اب روشنی آئیگی"۔ (سبز اشتہار ص۱۵ تا ص۱۷)

اس ضمن میں یہ عبارت سب سے واضح ہے۔ حضرت اقدس نے صاف اور واضح الفاظ میں فرما دیا ہے۔ کہ بشیر اول کی وفات کے بعد "اب" روشنی آئیگی۔

اب یہ صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ الہامی عبارت میں مصلح موعود کیلئے ضروری تھا کہ وہ بشیر اول کے بعد بلافصل اور جلدی پیدا ہو۔ اگر کوئی کہے کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ "اب روشنی آئیگی"۔ سے مراد مصلح موعود کا پیدا ہونا ہی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پیدائش کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی۔ کہ وہ اب پیدا ہو گا۔ اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے۔ جو اب تک موجود ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے"۔ (سراج منیر ص۳۱)

(ب) "سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا"۔ (سراج منیر ص۳۱)

دلیل ششم

الہامات و تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مصلح موعود کے لئے بشیر اول کے بعد "دوسرا" لڑکا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں بشیر اول کی پیدائش کی پیشگوئی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

(ا) "غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے۔ یا بالضرور اس کے قریب حمل میں۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ اور پھر اس کے بعد یہ بھی الہام ہوا کہ انہوں نے کہا۔ کہ آنے والا یہی ہے۔ یا ہم دوسرے کی راہ تکیں"۔

اس عبارت میں الہام الٰہی "آنیوالا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں"۔ میں لفظ "دوسرے" خاص طور پر قابلِ غور ہے۔ اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ بروئے الہام مصلح موعود کے لئے ضروری تھا کہ یا تو وہ بشیر اول ہو۔ اور اگر وہ نہ ہو تو اس کے بعد جو "دوسرا" لڑکا پیدا ہو وہی مصلح موعود ہو۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اس الہام میں "کسی دوسرے" کا لفظ نہیں بلکہ محض "دوسرے" کا لفظ ہے۔ جو بشیر اول کے بعد "دوسرے" لڑکے کی تعیین کرتا ہے۔ چنانچہ میں نے جو نتیجہ "دوسرے" کے لفظ سے نکالا ہے۔ وہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی تحریر فرمایا ہے۔

"بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی شائع ہو چکی ہے۔ کہ لڑکا پیدا ہونے والا ہے۔ جو اولوالعزم ہوگا۔ اور ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بھی وہ فقرہ الہامی کہ "انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں"۔ اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے"۔

(مکتوب بنام حضرت خلیفۂ اول رضؓ مورخہ ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء)

(ب) الہام الٰہی (۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) نے پیش از وقوع دو لڑکوں کا پیدا ہونا ظاہر کیا۔ .... اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود ہے"۔

(سبز اشتہار حاشیہ ص۷)

اس عبارت میں بھی مصلح موعود کو "دوسرا لڑکا" قرار دیا گیا ہے۔

دلیل ہفتم

بعض مقامات میں حضرت اقدس نے مصلح موعود کو بشیر اول کی وفات کے بعد بہت جلد پیدا ہونے والا قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور مکتوب ۴ر دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو حضور نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے نام بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد تحریر فرمایا۔ فرماتے ہیں

"بشیر کی موت سے پہلے ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں پیشگوئی شائع ہو چکی ہے کہ لڑکا پیدا ہونے والا ہے جو اولوالعزم ہوگا۔ اور ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بھی وہ فقرہ الہامی کہ "انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں"۔ اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے اور بشیر کی موت سے پہلے جب آپ قادیان میں ملاقات کے لئے تشریف لاتے تھے تو زبانی بھی اس آنے والے لڑکے کے بارے میں آپ کو الہام سنایا گیا تھا۔ یعنی یہ کہ ایک اولوالعزم پیدا ہوگا۔ یخلق ما یشاء وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا"۔ (مکتوب ۴ر دسمبر ۱۸۸۸ء آخری سطور)

احباب کرام! اس عبارت پر جتنا غور کیا جائے حقیقت حال سے پردہ اٹھتا چلا جاتا ہے۔ میرے نزدیک مندرجہ ذیل نتائج اس سے اخذ ہوتے ہیں۔

۱۔ اشتہار ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء میں جس اولوالعزم لڑکے کی پیدائش کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اسی کو اس الہام میں دوسرا قرار دیا گیا ہے۔ "آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں"

۲۔ وہ "دوسرا" لڑکا آنے ہی والا ہے۔ اسی طرح حضور نے اسی خط میں دوسری جگہ تحریر فرمایا ہے" اس پسر متوفی کو اس آنے والے فرزند سے تعلقات شدیدہ تھے" اس عبارت میں بھی اس کو "آنے والا فرزند" قرار دے کر بتا دیا ہے کہ اس کا زمانہ آمد نہایت قریب ہے۔ عبارت بالا کے نتائج میں سے نتیجہ اول تو اہل پیغام کے لئے "سم قاتل" ہے۔ کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اشتہار ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء کی پیشگوئی دراصل مصلح موعود ہی کی پیدائش کی نسبت ہے۔ اب اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار کو پڑھ کر دیکھ لو۔ اس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ:۔

"ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت میں وعدہ دیا جس کا نام محمود احمد ہوگا" اب "قریب مدت" سے مراد "تین سو سال ہے یا "بلا توقف" پیدا ہونا اس بات کا فیصلہ میں انصاف پسند حضرات پر چھوڑتا ہوں!

خلاصہ کلام

اب اگر اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء سے لے کر یکم دسمبر ۱۸۸۸ء تک تمام عبارات کو یکجائی دیکھا جائے تو علاوہ ان صفات کے جن کا ذکر اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں ہے مصلح موعود کی مندرجہ ذیل صفات و علامات بھی معلوم ہوتی ہیں۔

۱۔ وہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے بعد ۹ برس کے اندر پیدا ہوگا۔
۲۔ وہ بشیر ثانی ہوگا۔
۳۔ اس کا نام محمود احمد ہوگا۔
۴۔ وہ خلیفہ وقت ہوگا۔
۵۔ وہ "فضل عمر" یعنی خلیفہ ثانی ہوگا
۶۔ وہ اولوالعزم اور حسن و احسان میں مسیح موعود کا نظیر ہوگا۔
۷۔ وہ بشیر اول کے بعد دوسرا بیٹا ہوگا۔
۸۔ بشیر اول کے بعد بلا توقف۔ بلا فصل اور جلد پیدا ہوگا۔

یہ ہیں وہ نتائج جو حضرت اقدس کی ان تحریرات سے جو میں نے پیش کی ہیں اخذ ہوتے ہیں۔ اب ان نتائج کے بعد جب آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ حضرت امیر المومنین سیدنا محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پیدائش ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو بشیر اول کی وفات سے ستر دن بعد ہوئی۔ حضور کی آمد بشیر اول کے بعد بلا فصل تھی۔ آپ کا نام بھی پیشگوئی کے مطابق "بشیر الدین محمود احمد" رکھا گیا۔ آپ عمر پانے والے۔ اولوالعزم اور حسن و احسان میں مسیح موعود کے نظیر ہونے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے عہد سعادت مہد کے بعد خدا کے فضل سے زندہ و سلامت رہے اور پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی ہوئے تو آپ بے اختیار پکار اٹھیں گے کہ

اے فخر رسل! قرب تو معلوم شد
دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

بعض سوالات اور ان کے جوابات

از مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری

مہر اور عورت کے حقوق

سوال ۱۳۵۱۔ ضلع لدھیانہ سے ایک دوست پوچھتے ہیں۔ مہر کیا ہو؟ وصول کس صورت سے ہو؟ معاف کس طرح ہو؟ عورت کے حقوق کیا ہیں؟

الجواب:۔ مہر مال کی اس مقدار کا نام ہے جو خاوند اپنی حیثیت کے مطابق بوقت نکاح اپنی بیوی کو ادا کرتا ہے یا ادا کرنے کا شرعی اقرار کرتا ہے جو تا ادائیگی اس کے ذمہ قرضہ ہے۔ اس رقم میں عورت کو تصرف کا کلی اختیار ہے۔ شریعت نے اس طریق کو جاری فرما کر عورت کی مالی حیثیت قائم کی ہے اور صدقات وغیرہ کرنے میں اسے حق دیا ہے۔ مہر کی مقدار خاوند کے موجودہ یا بظاہر آنے والے حالات کے مطابق ہونی چاہیئے شریعت نے از خود کوئی رقم مقرر نہیں کی۔ نا قابل ادائیگی مہر تجویز کرنا سخت مکروہ ہے خاوند مہر معاف کرا نہیں سکتا اور نہ ہی اسے ایسی کوشش کرنی چاہیئے ہاں اگر بیوی حالات کو دیکھ کر اپنی شرافت سے معاف کر دے تو جائز ہے۔ مہر اصل میں تو نکاح کے وقت ہی ادا کرنا چاہیئے۔ ہاں رخصتانہ کے بعد بھی ادا کرنا جائز ہے۔ عورت کے حقوق مفصل شریعت میں مذکور ہیں۔ اس کے نان و نفقہ اور مکان و آرام کا خیال رکھنا مرد کے ذمہ فرض ہے۔ ولهن مثل الذی علیهن بالمعروف وللرجال علیهن درجة

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"مہر تراضی فریقین سے جو ہو۔ اس پر کوئی حرف نہیں آتا۔ اور شرعی مہر سے یہ مراد نہیں ہے کہ احادیث یا نصوص قرآنیہ نے اس کی کوئی حد مقرر کر دی ہے۔ بلکہ اس سے مراد اس وقت کے لوگوں کے مروجہ مہر سے ہوتی ہے ہمارے ملک میں یہ خرابی ہے

کہ محض نمود کے لئے اور اس غرض کے واسطے کہ مرد ڈرتا رہے اور قابو میں رہے لاکھ لاکھ کا مہر مقرر کر دیتے ہیں۔ نیت نہ عورتوں والوں کی لینے کی ہوتی ہے۔ اور نہ مرد کی دینے کی محض نمائش کے لئے ایسا ہوتا ہے۔ اور آخر اس سے بُرے بُرے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ میرا مذہب یہ ہے۔ کہ ایسے تنازعوں میں نیت کو دیکھ لیا جائے۔ اور جب تک یہ ثابت نہ ہو۔ کہ رضا و رغبت سے وہ اس قدر مہر پر آمادہ تھا۔ تب تک مقررشدہ نہ دلایا جائے۔ اور اس کی حیثیت اور عام رواج کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کیا جائے۔ کیونکہ بدنیتی کی اتباع نہ شریعت کرتی ہے۔ اور نہ قانون"

پھر ادائیگی مہر کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ عورت کا حق ہے۔ اسے دینا چاہیئے اول تو نکاح کے وقت ہی ادا کرے ورنہ بعد ازاں ادا کر دینا چاہیئے"

ایک مرتبہ سوال ہوا کہ اگر بیوی فوت ہو جائے اور اسے مہر نہ ادا کیا گیا۔ نہ اس نے معاف کیا ہو۔ تو کیا کرنا چاہیئے؟ فرمایا:۔

"مہر اس کا ترکہ ہے۔ اور آپ کے نام قرض ہے۔ آپ کو ادا کرنا چاہیئے اور اس کی یہ صورت ہے۔ کہ اس کو شرعی حصص کے مطابق اس کے دوسرے مال کے ساتھ تقسیم کیا جائے"

(فتاوی حضرت مسیح موعود ع صـ ۱۴۸)

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ کے معنی

س۔ سوال ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان لانا صرف دو قسم کی وحی پر ہے۔ ایک جو حضور پر ہوئی اور دوسری جو حضور سے پہلے ہوئی۔

اگر آخرۃ سے مراد دوسری وحی ہوتی تو اس کے لئے بھی لفظ ایمان ہوتا یقین نہ ہوتا۔ وحی کے ساتھ ہمیشہ ایمان کا لفظ قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ کیا قرآن مجید میں کہیں بھی وحی کے ساتھ یقین کا لفظ ہے۔

الجواب۔ آیت وبالآخرۃ ھم یوقنون کے ایک معنے یہ ہیں۔ کہ آنے والی رسالت اور نشانات پر بھی ان کو یقین ہے۔ ایمان تصدیق اور یقین قطعی ثبوت پر دلالت کرتے ہیں۔ بلحاظ انجام ان میں یگانگت ہے۔ اسی لئے قرآن پاک میں ایک جگہ آخرۃ کے لئے یومنون آیا ہے۔ تو دوسری جگہ یوقنون۔ فرمایا والذین یومنون بالاخرۃ یومنون بہ (الانعام) اس میں آخرۃ پر یقین اور قرآن مجید پر اعتقاد کو لفظ ایمان سے ذکر فرمایا ہے سورۃ السجدۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد آتینا موسی الکتاب فلا تکن فی مریۃ من لقائہ وجعلناہ ھدًی لبنی اسرائیل وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیاتنا یوقنون (آیت ۲۲-۲۳) ان آیات میں آئمہ سے مراد اگر غیر مامور ہوں۔ تو کانوا بآیاتنا یوقنون میں آیات اللہ سے مراد تورات ہوگی۔ اور اس پر ایمان کو اللہ تعالیٰ نے لفظ یقین سے تعبیر فرمایا ہے۔ اور اگر آئمہ سے مراد انبیاء ہوں۔ تو آیات سے مراد وحی رسالت یا نشانات ہوں گے پس لفظ یوقنون اس سے مانع نہیں کہ آخرۃ سے مراد بعد میں آنے والی رسالت یا آیات ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں ہیں جیسا کہ سورہ جمعہ کے پہلے رکوع میں مذکور ہے۔ سورہ الواقعہ اور سورہ بنی اسرائیل میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ بالاخرۃ سے مراد بالبعثۃ الآخرۃ ہو۔ واللہ اعلم

مومن جو کچھ کہتا ہے اسے کر کے بھی دکھا دیتا ہے

تحریک جدید سال چہارم میں عملی قربانی کرنیوالے مخلصین

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مئی کے دوسرے عشرہ میں جن مخلصین نے اپنے وعدوں کو مکمل طور پر پورا کرنے کی کوشش کی۔ اور اس میں کامیاب ہوئے۔ ان کی فہرست حضور کی خدمت مبارک میں دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ ذیل میں دی جاتی ہے۔

یہ فہرست ایسی ہے کہ اس میں معتد بہ حصہ ایسے احباب کا ہے۔ جن کا وعدہ قسط وار دینے کا تھا۔ یا میعاد معین نہ تھی۔ یا ایسے احباب ہیں جن کا وعدہ جون جولائی یا اس کے بھی بعد کا تھا مگر انہوں نے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اب وعدہ پورا کر دیا۔ جن احباب نے ابھی تک یہ سعادت حاصل نہیں کی۔ ان کو جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو عاشق زیادہ عقل کو کام میں نہیں لایا کرتے۔ تم ہر بات کو سوچو اور سمجھو۔ مگر جہاں قربانی کا سوال ہو۔ وہاں عقل بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس وقت یہی خیال ہونا چاہیئے کہ اور بھی قربانی کریں گے۔ مگر وہ دنیاداروں والی قربانی نہ ہو۔ بلکہ مومنوں والی قربانی ہو۔ مومن جو کچھ کہتا ہے وہ اسے کر کے بھی دکھا دیتا ہے"

پس وعدہ کرنے والے احباب کو حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کے مطابق اپنے وعدوں کو مقررہ میعاد کے اندر نہیں بلکہ اس سے بہت پہلے ایفاء کرنا چاہیئے فہرست حسب ذیل ہے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

نام	روپے
ڈاکٹر عبدالکریم صاحب میرٹھ	۱۲۵
رسالدار محمد یعقوب خان صاحب "	۸۰
زینب اہلیہ سید محمود شاہ صاحب منٹگمری	۵
والدہ صاحبہ نصیر احمد صاحب "	۵
ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب شاہ پور	۵۰
چوہدری محمد اشرف صاحب "	۱۵
بابو محمد بخش صاحب چک ۳۷ جنوبی	۱۰
بابو محمد امین صاحب کلرک آڈٹ لاہور	۱۳۰
ملک عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل دارالرحمت	۱۰
منشی محمد الدین صاحب دارالعلوم	۶
مستری عبدالرحیم صاحب جہلم	۱۰
بابو عبدالکریم صاحب "	۲۰
سید عبداللطیف صاحب "	۵
بابو محمد سلیم صاحب کلرک سول ڈویژن معہ اہلیہ	[illegible]
ام الخیر حلیمہ بی بی صاحبہ سوگڑھ	۵
مولوی احمد حسین صاحب شورکوٹ	۶
بابو رحمت اللہ صاحب معہ اہلیہ ڈیرہ اسمٰعیل	۱۰

نام	رقم
ملک منظفر احمد صاحب چک ۶۰ پ بہاولپور	۵/-
میاں فضل الدین صاحب چک سکندر	۵/-
امینہ بی بی صاحبہ	۵/-
چوہدری محمد الدین احمد صاحب رانچی	۱۵۰/-
ملک احمد الدین صاحب معہ اہلیہ سمندری	۲۶/-
بابو نذیر احمد صاحب دہلی	۱۰۰/-
نور احمد صاحب تلونڈی جھنگلاں	۵/-
بابو نذیر احمد صاحب اوورسیر کراچی	۱۱/-
ڈاکٹر محمد نور صاحب سرنزلی	۵۰/-
اہلیہ صاحبہ کستری عبدالرحمن صاحب گنج	۵/-
چوہدری عبدالعزیز خانصاحب کوٹ فتح خان	۵۰/-
قاضی عبدالحمید صاحب لاہور	۲۵/-
سید دلاور شاہ صاحب "	۵/-
مرزا رحمت اللہ صاحب "	۵/-
مولوی محمد سیف الرحمن صاحب مدرسہ احمدیہ	۲۰/-
پیر افتخار احمد صاحب قادیان	۵/-
مولوی محمد رحیم الدین صاحب دارالرحمت	۱۲/-
مولوی ممتاز احمد صاحب ہاشمی "	۵/-
بابو شمس الدین صاحب معہ اہلیہ مرحومہ و موجودہ پشاور	۷۰/-
شیخ محمد عبداللہ صاحب وزیر آبادی - فیض آباد	۱۰/-
منشی محمد خورشید عالم صاحب گجرات	۵/-
میاں خدا بخش صاحب "	۱۵/-
میاں سعید احمد صاحب بٹ "	۵/-
چوہدری احمد الدین صاحب پلیڈر گجرات	۱۰۵/-
بابو عبدالکریم صاحب کیمبل پور	۲۵/-
مرزا انشار احمد صاحب پشاور	۵/-
بابو عبدالحکیم صاحب "	۱۰/-
میاں احمد الدین صاحب پاکپتن	۵/-
ملک محمد شفیع صاحب نوشہرہ معہ اہلیہ	۲۲۶/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد الدین صاحب نوشہرہ	۵/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد جمیل صاحب نوشہرہ	۵/-
اہلیہ صاحبہ میاں محمد شفیع صاحب نوشہرہ	۵/-
بابو علی حسن خان صاحب بریلی	۱۰/-
بابو قمر احمد صاحب ٹھیکہ دار بریلی	۱۵/-
منشی سید مرید احمد صاحب گنگ	۶/-
مولوی وارث علی صاحب گنگ	۱۲/-
مولوی عبدالحمید صاحب "	۲۰/-
والدہ صاحبہ مولوی عبدالمنعم صاحب "	۱۰/-
میاں محمد رمضان صاحب سیالکوٹ	۱۰/-
سید فیاض حیدر صاحب "	۱۰/-
مہر عمر الدین صاحب ولد منصب داد صاحب سیالکوٹ	۱۰/-
مہر شریف صاحب ولد اروڑا صاحب مرحوم سیالکوٹ	۵/-
یوسف علی صاحب جے پور	۱۵/-
ماسٹر خیر الدین صاحب معہ اہل وعیال امرادتی	۱۵۰/-
اہلیہ صاحبہ بابو محمد عمر صاحب دہلی	۵/-
والدہ صاحبہ لطیف احمد صاحب "	۵/-
اہلیہ مولوی عبدالحمید صاحب "	۱۵/-
ڈاکٹر امۃ الحی صاحبہ "	۱۰/-
میاں احمد خان صاحب نئی دہلی	۵/-
مرزا محمد شریف صاحب چغتائی دہلی	۵۰/-
بابو شمیم احمد صاحب "	۱۵/-
سید ظہور احمد شاہ صاحب ملتان	۳۰/-
ملک سردار خان صاحب سمبڑیال	۲۵/-
بی بی صالحہ صاحبہ اہلیہ مولوی نواب الدین صاحب بگو سرائے	۵/-
بی بی حسناۃ النساء صاحبہ	۵/-
حکیم ابوالخیر محمد سعید صاحب بھاگل پور	۲۰/-
بابو عبدالواحد صاحب بنام چھاؤنی	۱۵/-
میاں محمد یوسف صاحب مزنگ لاہور	۲۵/-
مہر محمد حسین صاحب ولد امام الدین صاحب سیالکوٹ	۵/-

سید مہر علی شاہ صاحب کہاں ہیں

سید مہر علی شاہ صاحب احمدی نے جو کہ علاقہ سندھ میں کاشتکاری کے کاروبار میں مصروف تھے۔ عرصہ ۵-۶ ماہ سے اپنے گھر میں نہ کوئی خرچ بھیجا ہے اور نہ کوئی خط لکھا ہے خرچ کی تنگی کے باعث ان کے بیوی بچے نہایت پریشان ہیں۔ وہ علاقہ سندھ میں ہوں یا اور کسی جگہ اطلاع ملنے پر خرچ بھیجنے کی طرف متوجہ ہوں اور ساتھ ہی اپنی خیریت کی بھی اطلاع دیں اگر کوئی اور بھائی انہیں جانتے ہوں تو یہ اطلاع پہنچا دیں۔ (ابدر الحسن کاتب۔ قادیان)

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پُر کر کے امیدواری کی درخواست معہ تمام سرٹیفکیٹ وغیرہ کی مصدقہ نقل کے اپنی درخواستیں ۳ جون ۱۹۳۸ء تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوا دیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کریں۔ خاکسار، سکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱۔ نام ولدیت درخواست کنندہ
۲۔ تاریخ بیعت
۳۔ تاریخ پیدائش
۴۔ امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ
۵۔ امتحان جو پاس کئے ہیں معہ سنہ
۶۔ خلاصہ سندات و سفارشات
۷۔ صحت
۸۔ کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط

۱۔ احمدی ہونا لازمی ہے۔ ۲۔ عمر ۲۰ تا ۲۸ سال ہو
۳۔ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات کے متعلق تصدیق کرائی جائے
۴۔ میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے
۵۔ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں لگائی جا سکتی ہیں۔
۶۔ ڈاکٹر یا حکیم۔ ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جا سکتا ہے۔

۷۔ شرط ۳ کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جاسکتے ہیں

نوٹ ۱۔ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔

۲۔ اسامیاں فی الحال عارضی ہوں گی۔ اور تنخواہ کم از کم ۱۵ روپے ماہوار دی جاویگی۔ لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔

۳۔ جن امیدواروں کی درخواستیں تحقیقاتی کمشن منظور کرے گا۔ اُن درخواست کنندگان کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کردی جائے گی۔

۴۔ کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا ۔

صنعتی اشیاء کے خاکے اور نمونے تیار کرنے کا کھلا مقابلہ

دستکاری کے عام معیار کو بلند کرنے اور اس میں جدت پیدا کرنے کی غرض سے محکمہ صنعت وحرفت کی طرف سے ہر سال ایسی اشیاء کے خاکے اور نمونے تیار کرنے کے کھلے مقابلہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جو صنعتی اور ٹیکنیکل سکولوں اور اداروں میں ساخت کے لئے موزوں ثابت ہوں۔ اور خصوصیت کے ساتھ مندرجہ ذیل دستکاریوں کے متعلق ہوں۔

چوبی کام۔ ڈھلائی کا کام۔ مشینوں کا کام۔ لوہار کا کام۔ کھلونے تیار کرنے کا کام۔ بجلی کا سامان

سال رواں میں مندرجہ ذیل اشیاء پر مقابلہ کی غرض سے غور کیا جائے گا

۱۔ اون کے لئے بہتر قسم کا چرخہ ۲۔ قفل اور چابیاں

۳۔ بہتر نمونہ کا سادہ زرعی آلہ ۴۔ ہاتھ سے کاتتے ہوئے اونی دھاگے کے استعمال کے واسطے پارچہ بافی کی مشین ۵۔ ہوزری کی ایک ایسی مشین جو دستی کلوں کی رفتار کو تیز کرے اور جس سے ان کے استعمال میں سہولت پیدا ہو۔ ۶۔ ایک سادہ اور عمدہ دستی پریس۔ ۷۔ بٹن بنانے کی کل ۸۔ لکڑی میں خم پیدا کرنے کی کل۔ ۹۔ ایسی ہلکی اور مضبوط میز جو تہ کی جاسکے ۱۰۔ ایک ایسی آرام دہ سستی ہلکی اور مضبوط کرسی نما چارپائی یا برتن وغیرہ رکھنے کی الماری جو تہ ہوسکے۔ ۱۱۔ چمڑے کینوس یا کسی اور چیز کا سوٹ کیس ۱۲۔ دھات کی چادر کے برتنوں کا سیٹ۔ سادہ ساخت کا۔

۱۳۔ لکڑی یا لکڑی اور دھات کے بنے ہوئے قلم تیار کرنے کی کل۔

۱۴۔ بوٹ کا قالب جو جدید وضع کا ہو۔ ۱۵۔ چھوٹے گیرڈ کے پیوں کو درستی اور صحت سے کاٹنے کا طریقہ ۱۶۔ چھاپنے اور مہروں کا سیٹ جو سادہ دھات کی چادر کی بنی ہوئی چیز کے لئے موزوں ہو۔

اس مقابلہ میں عوام اور صنعتی اور ٹیکنیکل اداروں کے زیر تربیت طلباء اور معلم شریک ہوسکتے ہیں۔ مقابلہ میں شامل ہونے والوں کو لازم ہوگا۔ کہ وہ جس چیز کو مقابلہ کی غرض سے منتخب کریں۔ وہ اس کا خاکہ اور اس چیز کی ساخت کے امتیازی پہلوؤں کی تشریح نیز اس کی ساخت کے مصارف کا تخمینہ انڈسٹریل سکولز پنجاب لاہور کی خدمت میں ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۸ء تک ارسال کریں۔

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ اللہ بخش ولد مراد علی ذات فقیر سکنہ بلکھر اسلطان تحصیل ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۸/۷ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۸/۶ ۲۲ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء۔ بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ بیہوان ولد دریام ذات بدھوانہ سکنہ بدھوانہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۸/۷ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲۸/۶ ۲۲ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء۔ بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ ماچھیا ردھڑدی ولد بیٹھانہ ذات ریحان بادلی سکنہ چک ۲۷ انتخصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۲۸/۸ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً [illegible] مورخہ ۳۸/۴/۲۸ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

منافع پر روپیہ لگانے کا محفوظ اور نادر موقعہ

صدر انجمن احمدیہ کو تجارتی اغراض کیلئے کچھ روپے کی فوری ضرورت ہے جس میں منافعہ بفضل خدا یقینی ہے۔ اس لئے ان تمام دوستوں کو جو منافعہ پر روپیہ لگانے کے خواہشمند ہوں یا جن کا روپیہ بینکوں میں رکھا ہو۔ اطلاع دی جاتی ہے کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ صدر انجمن ان تمام رقوم کیلئے جو اس اعلان کے ماتحت بطور قرض دی جائیگی۔ ایسی جائداد روپیہ دینے والے اصحاب کے نام رہن کردے گی۔ جس سے بصورت کرایہ یا لگان ان کو آٹھ فیصدی سالانہ کے قریب منافعہ ملتا رہے گا۔ جائداد کا انتظام اور وصولی کرایہ یا لگان وغیرہ بھی بذمہ صدر انجمن رہے گا۔ اور اس بارے میں روپیہ لگانے والے اصحاب کو کوئی اور محنت یا روپیہ صرف کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ کرایہ یا لگان ماہوار یا ششماہی جیسا کہ ان کو پسند ہو صدر انجمن احمدیہ خود ان کو ادا کیا کرے گی۔ تمام روپیہ بغرض ادخال امانت ناظم جائیداد معرفت محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے۔ اور ترسیل زر کی اطلاع مجھ کو دیدی جائے

(ملک) مولا بخش ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

رنگون ۲۷ مئی رنگون کے چینی قونصل جنرل نے اعلان کیا ہے کہ جاپان کی طویل عرصہ تک مزاحمت کرنیکے باعث چینی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ چین کے تمام سکولوں میں طلباء کو رائفلیں مشین گنیں اور موجودہ زمانہ کے دیگر جنگی آلات کا استعمال کرنا سکھایا جائے گورنمنٹ نے اندازہ لگایا ہے کہ اس طریقہ سے ۶ ماہ کے اندر اندر ۱۰۰۰۰۰۰ طلباء کو فوجی تربیت دے کر جنگ میں بھیجنے کے قابل بنایا جاسکتا ہے

ٹوکیو ۲۶ مئی۔ آج بیرن ہیروٹا کی شاہ جاپان سے ملاقات کے بعد وزارت میں اہم ردوبدل کا اعلان کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم بیرن ہیروٹا مستعفی ہوگئے ہیں۔ جنرل آگاکی نے وزارت کا چارج لے لیا ہے وزارت تعلیم کا عہدہ جنرل اراکی کے سپرد کیا گیا ہے۔ جنرل اراکی منچوریا پر حملہ کے ایام میں جاپان کا وزیر جنگ تھا۔

قاہرہ ۲۶ مئی۔ اس امر کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ ہز میجسٹی کنگ فاروق والیٔ مصر کی ہمشیرہ شہزادی فائزہ کی منگنی ولی عہد شہزادہ ایران سے ہو گئی ہے۔

پٹنہ ۲۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت پرجا پتی افسر دیہات سدھار بہار نے صوبہ میں دیہات سدھار کے لئے جو سکیم مرتب کی ہے۔ اور جسے کیبنٹ نے منظور کر لیا ہے۔ اسے گورنر بہار سر موریس ہیلٹ نے نامنظور کر دیا ہے۔

لکھنؤ ۲۷ مئی سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت اس معاملہ پر غور کر رہی ہے کہ تمام سکولوں اور کالجوں میں ہوائی بندوقوں کی مشق۔ جسمانی تربیت کا ایک حصہ قرار دیا جائے وزیر تعلیم کا بیان ہے کہ لڑکے بندوق چلانا پسند کرتے ہیں اور جسمانی [illegible] سے قیمتی ہتھیار [illegible] اس بات کا مستحق ہے کہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔

لاہور ۲۷ مئی۔ آج پنجاب یونیورسٹی کی سینٹ کے اجلاس [illegible] س میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ گجرات گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج نہیں توڑا جائے گا۔ اور زمیندارا ہائی سکول کو کالج بنانے کے متعلق درخواست سنڈیکیٹ کو بھیج دی گئی

شملہ ۲۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب یکم جون کو برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان تجارتی گفت وشنید کے سلسلہ میں لنڈن جا رہے ہیں۔ آپ کم از کم دو مہینے لنڈن میں رہیں گے۔ آپ کی جگہ سر محمد یعقوب کامرس ممبر مقرر کیے جائیں گے۔

شملہ ۲۸ مئی۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے قائم مقام وائسرائے لارڈ برابورن ۲۵ جون کو شملہ میں حلف وفاداری لیں گے حلف کی رسم سر شاہ محمد سلیمان جسٹس فیڈرل کورٹ سر انجام دیں گے۔

پشاور ۲۸ مئی۔ قریباً دو ہفتے ہوئے مقامی گورنمنٹ سکول کے ایک مسلمان ٹیچر کا چار سالہ لڑکا گم ہو گیا تھا۔ پولیس کو شبہ تھا کہ لڑکے کو سکول ماسٹر کا پٹھان ملازم اٹھا کر لے گیا ہے اب لڑکے کے والد کو قبائلی علاقہ سے ایک خط موصول ہوا ہے جس میں پٹھان ملازم نے لکھا ہے کہ اگر لڑکے کی ضرورت ہے تو ۶۰۰ روپے بھیج دو۔

پیکن ۲۷ مئی۔ مفتوحہ چین کو غلام رکھنے کے لئے جاپان نے جو سکیم جاری کی ہے اس کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ افیون فروشی کی اجازت دیدی جائے۔ چنانچہ جاپان کے ماتحت حکومت نے ایک اعلان کے ذریعہ شمالی چین میں افیون فروشی کے ٹھیکے کھول دیئے ہیں۔ پیکن میں افیون فروشی کی جو دوکانیں کھولی گئی ہیں۔ ان سے ۲۰ سینٹ فی اونس کے حساب سے ٹیکس لیا جاتا ہے افیون پر ٹیکس کا نام ڈیفنس ٹیکس رکھا گیا ہے

لنڈن ۲۸ مئی۔ چیکوسلوواکیہ کے معاملہ پر یورپ میں زبردست جنگ کے امکانات کم ہو گئے ہیں مگر ابھی تک صورت حالات نازک ہے اور جنگ کا خطرہ قطعی طور پر دور نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ جرمنی اور انگلستان کے درمیان مخاصمت کی ایک وجہ ابھی تک موجود ہے کہ جرمنی کی طرف سے ہمیشہ انگلستان پر یہ الزام لگایا جاتا رہا ہے۔ اور نیز حال لگایا جاتا ہے کہ وہ مرکزی یورپ میں اسے پر پھیلانے نہیں دیتی۔

ڈبلن ۲۸ مئی۔ آئرلینڈ کی پارلیمنٹ توڑ دی گئی ہے۔ ۱۷ جون کو عام انتخابات کا اعلان کیا جائے گا۔ گزشتہ پارلیمنٹ میں گورنمنٹ کے حامیوں کی تعداد ۶۷ اور دوسری پارٹیوں کے اراکان کی تعداد ۶۹ تھی۔ مسٹر ڈی ویلرا کو امید ہے کہ گورنمنٹ کو نئے انتخابات میں کافی اکثریت حاصل ہو گی۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ وزیر ہند لارڈ زیٹلینڈ نے ایک دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آئین نو میں مجوزہ فیڈرل سکیم ہندوستان کی آئینی ترقی کے لئے برطانوی حکومت کا سب سے بڑا کارنامہ کہلانے کی مستحق ہے۔ یہ سکیم ہندوستان کو وفاقی اتحاد کا سنہری موقع پیش کرتی ہے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اخبارات میں شائع ہو رہا ہے۔ کہ لارڈ لنلتھگو کی انگلستان میں آمد کا مقصد مجوزہ فیڈرل سکیم میں ترمیم کرانا ہے۔ لیکن میں اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ قیاس آرائیاں بے بنیاد ہیں۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ اس قسم کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں اس لئے اس امر کا ذرہ بھر امکان نہیں۔ کہ فیڈریشن کے نفاذ سے پیشتر ہز میجسٹی کی حکومت یا پارلیمنٹ مجوزہ سکیم میں ترمیم کرنے پر آمادہ ہو سکے۔

شملہ ۲۸ مئی۔ اگلے دن مال روڈ شملہ پر ایک ہندوستانی مہاراجہ کو ناخوشگوار واقعہ پیش آیا۔ جس کے لئے حکام کو تحریری معافی مانگنی پڑی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مہاراجہ ایک گھوڑے پر سوار ہو کر مال روڈ پر جا رہے تھے۔ کہ ایک پولیس کنسٹیبل نے ان کا گھوڑا روک لیا۔ اور مہاراجہ سے کہا۔ کہ ہندوستانیوں کو اس طرف گھوڑا لے جانے کی اجازت نہیں مقامی میونسپل کمشنروں کی مداخلت پر مہاراجہ کو جانے کی اجازت دی گئی۔ مگر انہوں نے حکام سے اس سلوک کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ حکام کو تحریری معافی مانگنی پڑی

الہ آباد ۲۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے پنڈت جواہر لال سب سے پہلے سپین کی جمہوری حکومت کی دعوت پر سپین جائیں گے۔ پھر انگلستان اور فرانس بھی جائیں گے۔ اور اگر وقت ملا۔ تو روس اور چیکوسلوواکیہ کا بھی دورہ کریں گے۔

الہ آباد ۲۸ مئی۔ کل صبح ایک ہنگامہ کے باعث شہر کی فضا قدرے مکدر ہو گئی تھی۔ ہنگامہ کی اطلاع ملتے ہی کوتوالی پولیس کا ایک دستہ جائے واردات پر پہنچ گیا دو مسلمانوں کی گرفتاری کے بعد ہجوم منتشر ہو گیا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے پولیس کے دستے بازاروں میں تعینات کر دیئے ہیں۔ ہنگامہ کے فوراً بعد منڈی میں ہندوؤں کی دوکانیں بند ہو گئی تھیں۔ انہیں کھلوا دیا گیا۔ اب حالات معمول پر آ گئے ہیں۔ سرکردہ کانگرسی اور مسلم لیگ کے لیڈر شہر میں امن و امان قائم کرنے کے لئے پولیس کی پوری امداد کر رہے ہیں۔

پشاور ۲۸ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ بنوں میں بم کی وارداتوں کے سلسلہ میں ۳ اشخاص گماشتہ ہندوؤں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک نے اقبالی بیان دیدیا ہے۔ جس میں سنسنی خیز انکشافات کئے گئے ہیں۔ مزید گرفتاریوں کی

[illegible] عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام [illegible] قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی